کرم والا ہے تیرا رب جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔ (القرآن)

روزنامہ صدائے قلم لاہور

خصوصی ایڈیشن

ماہ فروری 2017

ایڈیشن

پروفیسر حافظ محمد سعید کی نظر بندی سے جدوجہد کشمیر دبائی جا سکتی ہے؟

گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھینسا کو سرعام پھانسی دی جائے

امام محمد فاخر زائر الہ آبادی (م: ۱۱۶۴ھ) کی حدیث سے محبت

توہم پرستی کی حقیقت اور اس کی تاریخی حیثیت

میری ملت کے نوجوان!: قسط: ۱

واقعات میرے اسلاف کے قسط: ۱

چیف ایڈیٹر

سردار محمد شریف سوہڈل ایڈووکیٹ

مدیر

محمد ابراہیم بن بشیر الحسینوی

کرم والا ہے تیرا رب جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔ (القرآن)

روزنامہ صدائے قلم لاہور

چیف ایڈیٹر: سردار محمد شریف سوہڈل ایڈووکیٹ

مدیر: محمد ابراهیم بن بشیر الحُسینوی

جلد: 29 | شمارہ: 275 | فروری: 2017ء | قیمت فی شمارہ 30 روپے

فہرست

اداریہ 2
درس قرآن: کسان 3
درس حدیث: 4
فتوی 6
کیلو سے ایک بہن ام محمد حفظہا اللہ کے سوالات 7
پروفیسر حافظ محمد سعید کی نظر بندی سے جدوجہد کشمیر دبائی جاسکتی ہے؟ 8
گستاخ رسول ﷺ بھینسا کو سر عام پھانسی دی جائے 10
امام محمد فاخر زائر الہ آبادی (م ۱۱۶۴ھ) کی حدیث سے محبت 11
توہم پرستی کی حقیقت اور اس کی تاریخی حیثیت 12
میری ملت کے نوجوان!: قسط:1 13
مطالعہ کی اہمیت 14
واقعات میرے اسلاف کے قسط:1 15

مجلس علماء کرام

محدث العصر ارشاد الحق اثری | محدث العصر حافظ محمد شریف
شیخ الحدیث ڈاکٹر عبد الرحمٰن یوسف | حاجی عبد الرشید اصغر
مفتی بلال احمد | قاری مولانا اسماعیل سلفی
شیخ ہارون الرشید | شیخ ابوبکر صدیق حسینوی
مولانا حکیم رضاء اللہ | ابوسلمان محمد عمران السیف العلوی

مجلس مشاورت

استاد محترم شریف شرف صاحب | قاری محمد صدیق بلوچ
محمد شہزاد اعوان | مولانا عبد المجید خادم قصوری
مہر شرافت علی رستم | مدثر شیراز بھٹی
محمد سعید بھٹی | چوہدری شہزاد احمد گجر
چوہدری نسیم حیات انصاری ایڈووکیٹ | ڈاکٹر عمر فاروق

چیف ایڈیٹر و پبلشر سردار محمد شریف سوہڈل نے حکومت پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر 18 سیکنڈ فلور سی ایم سنٹر فرید کوٹ لنک روڈ 1: مزنگ لاہور سے شائع کیا

0303-8588894

منیجر: احسان یوسف الحسینوی 0306-4487799
قصور آفس: مین قادر آباد روڈ قصور 0302-4056187

lalhusainwy@gmail.com

ڈیزائننگ: جمیل بشیر پرنٹنگ سنٹر مین بازار شاہکوٹ نو 0304 7191576

اداریہ از
محمد ابراھیم بن بشیر الحسینوی

دین کی آبیاری اور اس کی نصرت کے سینکڑوں طریقے ہیں جن میں سے ایک اہم درج ذیل ہے۔

دینی مدارس کا قیام:

یہ وہ اسلامی قلعے ہیں جہاں امت کی فکر کرنے والے افراد تیار ہوتے ہیں جہاں اللہ تعالی کی وحی کا علم ملتا ہے اور انبیاء کرام کا اعلی مشن نصیب ہوتا ہے۔جس کے در و دیوار قرآن وحدیث کی صدا سے گونجتے ہیں۔کسی کونے میں قرآن کریم کی ناظرہ کلاس لگی ہے تو کہیں حفظ قرآن کا فریضہ ادا ہو رہا ہے۔کہیں شیخ بلوغ المرام کا درس دے رہا ہے تو کہیں صحیح بخاری کی کلاس جاری ہے۔سبحان اللہ اس قدر مقدس ماحول صرف دینی مدارس میں ہی ممکن ہے۔یہی وہ اسلامی فیکٹریاں ہیں جہاں سے اسلامی اسکالر تیار ہوتے ہیں۔

جہاں تہجد کے وقت اساتذہ وطلبہ اللہ تعالی کے آگے سربسجود ہونے کے لیے بیدار ہونا اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔اور امت مسلمہ کی سلامتی کے لیے گڑگڑا کر دعائیں کرنا اپنا محبوب عمل سمجھتے ہیں۔پھر پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنا جن کا طرہ امتیاز ہوتا ہے ہر نماز کے وضو کے ساتھ مسواک کا اہتمام نظر آتا ہے۔تہجد سے لے کر رات دس بجے تک دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ہونہار طلبہ رات گئے تک مطالعہ کرنا اور دینی علوم میں رسوخ کی خاطر پڑھتے نظر آتے ہیں۔علم وہ وحی وہ تعلیم جو اللہ تعالی نے انسانوں کی فلاح کے لیے منتخب کی۔دینی مدارس میں قرآن وحدیث کے ایک ایک حرف اور لفظ پر غور وخوض کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔الحمدللہ۔کھیل کی تفریح کے وقت بھی اسلامی آداب کو چھوڑا نہیں جاتا۔بلکہ اساتذہ کی نگرانی میں کھیل او رتفریح ہوتی ہے۔

جہاں اساتذہ شیطان کے خلاف عظیم لیڈر تیار کرتے ہیں جو مستقبل میں مثالی لیڈر بن کر قوم کی رہنمائی کرتے ہیں۔اور کوئی مصنف ومحقق بنتا ہے تو کوئی مدرس اور خطیب۔ہر طرف جو ہمیں کچھ نہ کچھ غیرت دینی نظر آتی ہے وہ انھیں مدارس سے پڑھے ہوئے افراد کی محنت کا ثمر ہے والحمدللہ۔ایسے افراد مدارس تیار کرتے ہیں جو لوگوں کا اللہ تعالی سے رابطہ مضبوط کرتے ہیں۔

خوش قسمت ہیں وہ افراد جو محمد رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کو سیکھنے اور اس کی نصرت کے لیے اپنے ہونہار بیٹوں کو دینی اداروں میں داخل کراتے ہیں۔اور ان دینی اداروں کی کامیابی کے لیے ہر طرح مدد کرتے ہیں ان کا خیال کرتے ہیں۔اللہ کی قسم! روئے زمین پر یہی وہ عظیم لوگ ہیں جو ایسے افراد تیار کر رہے ہیں جو ایک، لاکھوں پر بھاری ہوتے ہیں۔انھیں مدارس کی صفوں پر بیٹھ کر پڑھنے والوں کے تذکروں سے تاریخ اسلام بھری پڑی ہے۔جن کے تذکروں کا مطالعہ کرنے سے انسان حیران رہ جاتا ہے کہ اتنی محنت کی ان عظیم لوگوں نے۔انھی مدارس کی چٹائیوں پر بیٹھ کر قال رسول اللہ ﷺ کا سبق لینے والوں میں محدثین مفسرین، مصنفین، شارحین، خطباء کی جماعتیں نظر آتی ہیں۔جن کے قلم اور زبان کی محنت سے دنیا میں دین اسلام کی تعلیمات ہر گلی اور محلے میں عام ہو چکی ہیں۔الحمدللہ۔

آئیں اپنے سینوں کو منور کرنے کے لیے کچھ وقت دینی مدارس میں گزاریں وہاں موجود قرآن وحدیث کی کلاسز سے فائدہ اٹھائیں اپنے سینوں کو منور کریں۔تربیت کی ٹریننگ حاصل کریں۔دینی شعور حاصل کریں۔فتنوں کے تعارف اور ان کی سرکوبی کے لیے مدارس میں موجود میں مکتبوں سے مواد حاصل کریں۔یہی وہ مدارس ہیں جہاں دنیاوی فنون کی ٹریننگ بھی احسن طریقے سے دی جاتی ہے۔دینی مدرسہ کے طالب علم ہی نے اسی ماہ بچے کو بچانے کے لیے اپنی جان کی پرواہ نہ کی۔اور ایک مدرسہ کی صفوں پر پڑھنے والے کو بے گناہ نظر بند کر دیا گیا۔دینی مدارس کے کردار کو تسلیم کیے بغیر کوئی چارہ نہیں۔سٹی قصور میں جامعہ امام احمد بن حنبل بائی پاس چوک بھی قصور کی تاریخ میں پہلا ادارہ ہے جہاں چوبیس گھنٹے تحفیظ القرآن، درس نظامی اور سکول کی تعلیم دی جاتی ہے۔دیگر ممالک میں امت مسلمہ کی رہنمائی کے لیے ابن حنبل آن لائن یونیورسٹی قائم ہے جس کے ذریعے دنیا کے مختلف ممالک میں قرآن وحدیث کی پاکیزہ تعلیمات کو عام کیا جا رہا ہے۔یہاں پر بس

(بقیہ صفحہ نمبر 3)

درس قرآن: کسان

از: قاری مدثر عبدالقیوم

زمینوں اور فصلوں کا حقیقی مالک کون؟

یہ مسئلہ ہمیں اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ زمینوں اور فصلوں کا اصل مالک اللہ رب العلمین ہے اس کی مہربانی ہے کہ اس نے عارضی طور پر کچھ چیزیں ہمیں عنایت فرمائی ہیں اس پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا چاہیے نہ کہ فخر وغرور۔اللہ تعالی فرماتے ہیں وللہ خزائن السموات والارض ۔اورزمین وآسمان کے خزانوں کا مالک صرف اللہ تعالی ہے۔نیز فرمایا:ان الارض للہ یرثھا من یشاء ۔بے شک ساری زمین کا مالک اللہ تعالی ہے جس کو چاہتا ہے وراث بنا دیتا ہے۔زمین اللہ تعالی کے حکم سے فصلیں اگاتی ہے، جب انسان اللہ تعالی فرمانبرداری کرتا رہتا ہے تو زمین بھی اناج اورخزانے اللہ تعالی کے حکم سے اگاتی رہتی ہے جب انسان سرکشی اختیار کرتا ہے تو زمین بھی اللہ تعالی کے حکم سے اناج اگانے سے جواب دے دیتی ہے۔ہمیں ہروقت انکساری اور عاجزی سے زندگی گزارنی چاہیے تاکہ زمین اپنے خزانوں سے ہمیں فائدہ پہنچاتی رہے۔

اے کسان! اللہ تعالی سے ڈر:

کسان کے سارے کام اللہ تعالی کے سہارے ہوتے ہیں مثلاً فصل کاشت کرنی ہے تو بارش کا ڈر ہے یا کسی اور وباء کا خطرہ ہے، فصل پک گئی ہے تب بھی اسے کسی نہ کسی آفت کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔۔۔بسا اوقات لاکھوں کی تیار فصل اچانک آندھی یا بارش آنے سے تباہ ہو جاتی ہے۔لہذا کسان کو ہروقت اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیے۔اللہ تعالی سے ڈرنے کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ پانچ وقت کی نماز ادا کی جائے، قرآن وحدیث کے مطابق زندگی گزاری جائے۔

نافرمان کسان کا انجام:

اللہ تعالی کسی بھی نافرمان شخص سے محبت نہیں کرتا بلکہ اسے پکڑتا ہے اور عبرت کا نشانہ بنا دیتا ہے۔۔افسوس ان لوگوں پر ہے جو دنیا کی رنگینیوں میں پھنس چکے ہیں اور ان کا جینا اور مرنا دنیا ہی ہے آخرت کو بھول چکے ہیں اور دین اسلام کو چھوڑ چکے ہیں ۔ایسے لوگوں میں بعض کسان بھی ہیں ایک فصل کاٹی تو دوسری کے پیچھے پڑ گئے ،دوسری سے فارغ ہوئے تو تیسری کی تیاری۔۔۔اپنے کاروبار میں اس طرح پھنستے ہیں کہ اللہ تعالی کو بھول ہی جاتے ہیں۔نافرمان کسان کا اللہ تعالی نے ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ فصل پک چکی تھی کاٹنے کے لیے تمام بھائیوں نے مشورہ کیا کہ ہم صبح سویرے فصل کاٹنے کے لیے جائیں گے تاکہ کسی مسکین، یتیم اور غریب کو خبر نہ ہو، تاکہ وہ ہماری فصل سے کچھ مانگنے کے لیے نہ آئیں اور فصل ساری کی ساری ہمارے گھر میں آنی چاہئے اللہ تعالی کو یہ ادا پسند نہ آئی اور رات ہی باغ پر اللہ تعالی نے آگ بھیج کر اس کا خاتمہ کر دیا۔یہاں سبق ہے ان کسانوں کے لیے جو اپنی تمام فصلوں سے عشر ادا نہیں کرتے۔

بقیہ دینی مدرس کا قیام

نہیں بلکہ دینی کتب کی تصنیف وتحقیق اوران کو شائع کرنے کا بے مثال کام بھی جاری ہے اور آئے دن ماہنامہ رسالہ ،سلف کی نادر کتب شایع کی جارہی ہیں الحمدللہ۔آئیں اس جامعہ کا ساتھ دیں۔مستقبل قریب میں قصور کو علم وتحقیق اور محققین ومحدثین کا شہر بنانا ہمارا مطمع نظر ہے۔آئیں دین کے اداروں کے ساتھ اپنے آپ کو منسلک کریں۔اوراپنا نام دین کے خدام میں شامل کرائیں۔

درس حدیث

درس بخاری دارالحدیث راجووال از شیخ الاسلام حافظ عبدالمنان نورپوری رحمہ اللہ

دارالحدیث راجووال میں درس بخاری ۲۰ دسمبر ۱۹۹۶ء میں مولانا محمد یوسف حفظہ اللہ تعالی کی دعوت پر آپ راجووال تشریف لائے تھے نماز فجر کے بعد حضرت نے چار گھنٹے درس ارشاد فرمایا جس میں سند متن باطل مذاہب اور ایمان کے درجات پر ایمان فروز بحث کی جس پر مولانا یوسف صاحب نے فرمایا: ماشاء اللہ حافظ صاحب علم کے سمندر ہیں مکمل درس تو ضبط نہیں تاہم چند اقتباس جو میں نے نوٹ کئے وہ ھدیہ قارئین کر رہا ہوں۔ (مرتب: شیخ الحدیث عنایت اللہ امین حفظہ اللہ)

(۱) اصل شرعی ماخذ دو ہی ہیں قرآن وحدیث کچھ لوگ قیاس کو شرعی ماخذ بنانے کے لئے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث کا سہارا لیتے ہیں جس میں حضورﷺ نے معاذ بن جبل کو یمن کی طرف روانہ کرتے ہوئے فرمایا :اے معاذ وہاں مسائل وقضایا میں فیصلہ کس طرح کروگے؟ اصل حدیث یوں ہے
عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنه لما بعثه الی الیمن قال :کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال :اقضی بکتاب الله قال فان لم تجد فی کتاب الله ؟قال:فبسنة رسول الله ﷺ قال:فان لم تجد فی سنة رسول الله ؟قال :اجتهد برای ولا الُو قال :فضرب رسول الله ﷺ صدره قال: الحمدلله الذی وفّق رسولَ رسولِ الله لما یرضی به رسول اللّٰه (ابوداود، دارالسلام رقم الحدیث:۳۵۹۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا پہلے کتاب اللہ پھر سنت رسول اللہ پھر اپنی رائے استعمال کروں گا جس میں کوئی کمی نہیں ہوگی تو حضورﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا الحمدللہ جس نے رسول اللہﷺ کے قاصد کو اس بات کی توفیق بخشی جس پر رسول اللہﷺ خوش ہیں۔

یہ فقہاء حنفیہ میں بہت مشہور روایت ہے لیکن سندا یہ روایت بالکل ضعیف ہے قابل حجت نہیں علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ جلد ثانی میں ضعیف لکھا ہے۔ (رقم الحدیث:۸۸۱)

حضرت موسی علیہ الصلاۃ والسلام کو توراۃ کتاب، فرعون کے غرق ہونے کے بعد دی گئی ولقد اتینا موسی الکتاب من بعد ما اهلكنا القرون الاولی (القصص:۴۳)

(۲) قرآن کے علاوہ نہ لکھی ہوئی چیزیں بھی حجت ہیں مثلا وجاء رجل من اقصی المدینة یسعی قال یاموسی ان الملك یاتمرون بك الخ (القصص:۲۰) نیز اس آیت سے خبر واحد کا حجت ہونا بھی ثابت ہے

(۳) حدیث کتابی شکل سے قبل بھی حجت ہے۔

(۴) امام بخاری رحمہ اللہ تعالی ایک مہینہ میں اکتالیس بار قرآن پڑھ جاتے کچھ نماز تراویح میں کچھ نفلی قیام میں کچھ معمول کی تلاوت میں کچھ عام سنانے میں یہ جو عام مسئلہ مشہور ہے کہ تین دنوں سے کم قرآن ختم نہیں کرنا چاہئے یہ حکم صرف قیام اللیل کے متعلق ہے مطلق نہیں۔

(۵) تفسیروں میں قابل مطالعہ تفسیر فتح البیان ہے۔

(۶) صحیح بخاری میں امام صاحب نے کسی حنفی عالم کی حدیث درج نہیں کی۔

(۷) امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی جامع کتاب ۱۶ سال میں مکمل کی۔

(۸) بخاری میں کل حدیثیں بتکرار ۷۲۷۵ اور بلا تکرار تقریبا ۴۰۰۰ ہیں۔

(۹) بخاری میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مرویات ۲۲ ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ۶۰۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ۲۹ ہیں اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ۲۱۷ کے قریب ہیں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے نزدیک صحیح البخاری میں کل احادیث ۹۰۰۰، صحیح البخاری میں اقوال صحابہ تقریبا ۱۶۰۰ ہیں۔

(۱۰) صحیح البخاری میں لفظ کتاب کا عنوان ۱۰۰ اور ابواب ۴۰۰۰ ہیں۔

(۱۱) جہمیہ فرقہ کا بانی جہم بن صفوان ہے جس نے شک میں پڑھکر چالیس دن نماز نہیں پڑھی شاید اللہ ہے یا نہیں۔

(۱۲) امام صاحب کے تمام اساتذہ کا عقیدہ تھا **الایمان یزید و ینقص**۔ ایمان کی شاخیں ساٹھ یا ستر سے زائد ہیں۔ کامل مومن اور متقی وہ ہوتا ہے جس

میں ایمان کے جملہ شاخیں پائی جائیں۔

(۱۳) قیامت کے دن دوطرح کے لوگ ہوں گے السابقون الاولون۔یہ وہ لوگ ہیں جو بغیر حساب کے جنت جائیں گے۔اوران میں چند خوبیاں ہوں گی۔

۱:لایتطیرون و ۲:لا یسترقون و ۳:لا یکتوون و ٤:علی ربھم یتوکلون

وہ بدفال نہیں لیتے دم نہیں کرواتے جسم پر داغ دیہ نہیں لگواتے اپنے رب پر کامل یقین رکھتے ہیں اللھم اجعلنا منھم

۲: کفارومشرکین جو بغیر حساب کے جھنم میں جائیں گے اللھم اعذنا منھم۔

۳: جنتی چار قسم کے ہوں گے ۱:اصحاب الیمین ۲:اصحاب الشمال ۳:اصحاب الاعراف جن کی نیکیاں بدیاں برابر ہوں گی ۴:وہ جنتی جو عارضی طور پر جھنم میں جائیں گے کچھ حساب کے بعد جنت میں جائیں گے اور کچھ سزا پا کر جنت میں جائیں گے ایسے لوگ ایمان کے اعتبار سے مختلف ہوں گے۔

۱:وہ مومن جن کی نیکیاں زیادہ اور بدیاں کم ہوں گی۔۲:جن کی بدیاں اورنیکیاں کم ہوں گی ۳:جن کے دل میں دینار کے برابر ایمان ہوگا ۴:جن کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان ہوگا۔۵:جن کے دل میں جو کے برابر ایمان ہوگا ۔۶:جن کے دل میں گندم کے برابر ایمان ہوگا۔۷:جن کے دل میں سرسوں کے دانے کے برابر ایمان ہوگا۔۸:جن کے دل میں رائی کے دانے برابر ایمان ہوگا ۔یہ آخری درجہ ہوگا بالآخر بدیوں کی سزا پا کر جنت مین پہنچ جائیں گے تو ثابت ہوا ایمان مرکب ہے **الایمان یزید و ینقص** یہی بخاری کی پہلی اور آخری حدیث کا مرکزی نقطہ ہے۔اللھم اغفرلنا وللمومنین وارفع درجتھنم ف المھدیین آمین اللھم وفقنا لما تحب و ترضی۔

بقیہ :فتوی از محمدابراھیم بن بشیر الحسینوی

ﷺ سے روایت کی گئی ہے، یانقل کیا گیا ہے یا روایت کی جاتی ہے، وغیرہ وغیرہ کیوں کہ جزم کے صیغے روایت کی صحت کے متقاضی ہوتے ہیں، لھذا ان کا اطلاق اسی روایت پر کیا جانا چاہیے، جو صحیح ثابت ہو، ورنہ وہ انسان رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے والے کی مانند ہوگا، مگر اس ادب کو جمہور فقہاء اور دیگر اہل علم نے ملحوظ نہیں رکھا سوائے ماہرین محدثین کے۔

نیز دیکھیں ہمار کتاب (تخریج وتحقیق کے اصول وضوابط)

سوال: خطیب حضرات صحیح احادیث پر مشتمل مواد کیسے اکٹھا کر سکتے ہیں؟ محمد ناصر محمود

جواب: ہمارے پاس قران مجید، صحیح بخاری، صحیح مسلم موجود ہیں ان کی صحت پر کوئی شک وشبہ نہیں تمام کی تمام مسند روایات صحیح ہیں جب بھی کسی موضوع کی تیاری کرنی ہے ان کتب سے مطلوبہ مواد تلاش کیا جائے اس کے ساتھ ساتھ سنن اربعہ شیخ البانی کی تحقیق سے شایع ہو چکی ہیں ان کو لازم پکڑا جائے ان میں سے صرف صحیح احادیث بیان کی جائیں۔اسی طرح خطبات کی کتب میں سے اکثر کی کتب میں ضعیف اور جھوٹی روایات بکثرت پائی جاتی ہیں مثلا خطبات الہ آبادی وغیرہ اس طرح کی کتب سے بچا جائے۔بلکہ مستند اہل علم کے خطبات جو صحیح احادیث پر مشتمل ہیں ان سے فائدہ اٹھایا جائے مثلا زادالخطیب از ڈاکٹر حافظ اسحاق زاہد حفظہ اللہ کی بے مثال کتاب ہے جو چار جلدوں میں مطبوع ہے۔سلسلہ احادیث صحیحہ للشیخ البانی اردو میں بھی مضامین کی ترتیب سے شایع ہو چکا ہے اس کو خرید ا جائے۔

بقیہ: گستاخ رسول بھینسا کو سرعام پھانسی دی جائے

بعد، نظام مصطفیٰ کو اس ملک میں نافذ کیا جائے گا۔آج پھر ایک مرتبہ ممتاز قادری جیسا ماحول پیدا کیا جارہا ہے۔اگر بھینسے جیسے بے غیرت لوگوں کو کسی نے قتل کر دیا۔تو اللہ کی قسم! اس کے ذمے دار مذہبی لوگ نہیں ہوں گے بلکہ اس کی ذمہ دار حکومت ہوگی۔اس کی ذمہ دار ریاست ہوگی اس کے ذمے دار ریاست کے ادارے ہوں گے۔اور ہم یہ بات بتلا دینا چاہتے ہیں کہ آئندہ کے بعد رسول اللہ کے ساتھ غداری نہیں ہوسکتی۔رسول ﷺ کی ختم نبوت اور توحید کے مسائل میں مداہنت نہیں ہوسکتی جب تک حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کے بیٹے زندہ ہیں، جب تک پیر مہر علی شاہ کے بیٹے زندہ ہیں، جب تک انور شاہ کشمیری کے بیٹے زندہ ہیں۔اب تیسری نسل ہے جو ختم نبوت کی جنگ لڑ رہی ہے۔ہمارے دادوں نے یہ جنگ لڑی ۔ہمارے آباء نے جنگ لڑی۔ہم بھی جنگ لڑیں گے۔ہمارے بیٹے بھی لڑیں گے ۔ہمارے پوتے بھی لڑیں گے۔کس کے لیےلڑیں گے؟ ورفعنا لک ذکرک کے لیےلڑیں گے۔ہمارے نام مٹ جائیں گے لیکن سیدالکونین کا نام زندہ رہے گا ،اور جاؤ نواز شریف صاحب تم حضرت رسول اللہ سے غداری کرو تمہارا نام مٹ جائے گا اور اللہ کے فضل وکرم سے احمد بن حنبل کے بیٹوں کا نام زندہ رہے گا ابوحنیفہ کے بیٹوں کا نام باقی رہے گا اور امام شافعی کے بیٹوں کا نام باقی رہے گا۔

شب گریزاں ہوگی آخر جلوہ خورشید سے
اور یہ چمن معمور ہوگا نغمہ توحید سے

وآخر دعوانا ان الحمدللہ.

فتــــوی

از محمد ابراھیم
بن
بشیر الحسینوی

سوال: کیا فضائل اعمال میں ضعیف حدیث بیان کرنا درست ہے۔ حمزہ عبداللطیف

جواب: ضعیف حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے اسلام قرآن اور صحیح ثابت شدہ احادیث کا نام ہے۔ بعض نے جو یہ قاعدہ بنایا ہے کہ فضائل اعمال میں ضعیف روایت بھی قبول کی جائے گی یہ بات مردود ہے۔ ہمارے پاس صحیح فضائل بہت ہیں بس ہمیں وہی کافی ہیں۔ بعض کہتے ہیں: فضائلِ اعمال میں ضعیف حدیث چند شرائط کے ساتھ مقبول ہے وہ شرطیں درج ذیل ہیں:

(۱) اس حدیث میں ضعف شدید نہ ہو، **کذاب، متھم بالکذب اور فحش الغلط** کی روایت نہ ہو، اس شرط پر اتفاق ہے۔

(۲) عام دلیل کے تحت درج ہو۔

(۳) اس پر عمل کرتے وقت اس کے ثبوت کا عقیدہ نہ رکھا جائے۔ (القول البدیع فی فضل الصلاۃ علی الحبیب الشفیع: ص/۲۵۸) پہلی شرط پر حافظ علائی نے علماء کا اتفاق نقل کیا ہے (تدریب الراوی: ۲۹۸/۱)

(۴) عمل کرنے والے کا یہ عقیدہ ہو کہ حدیث ضعیف ہے۔ (تبیین العجب بماورد فی فضائل رجب لابن حجر: ۷۲)

(۵) مدح اور ذم کے لحاظ سے اس حدیث میں بیان کردہ مسئلہ شریعت میں ثابت ہو۔

(۶) یہ ضعیف حدیث صحیح حدیث کی تفصیلات وتوضیحات وغیرہ پر مشتمل نہ ہو۔ (حکم العمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الاعمال لاشرف بن سعید المصری: ص۵۵)

تبصرہ:

کیونکہ غیر ثابت چیز کی رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت کرنا ہی درست نہیں ہے۔ دین اسلام مکمل ہے اس میں ذرہ بھی نقص نہیں ہے تو فضائل میں غیر ثابت چیز کو دین میں داخل کرنا مشعر ہے کہ دین میں یہ فضائل کی کمی تھی۔ معاذاللہ

محدث العصر امام محب اللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''میں سمجھتا ہوں کہ حافظ ابن حجر نے ضعیف حدیث کے فضائلِ اعمال میں قبولیت کی جو شرائط تحریر فرمائی ہیں، وہ بھی دراصل ضعیف سے روکنا ہی مقصود ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انھوں نے ضعیف حدیث کی مقبولیت کے متعلق براہ راست اس لیے اظہار کی جرات نہیں فرمائی کہ چند بڑے بڑے فضلاء علماء مثلاً امام احمد جیسے بزرگوں نے بھی ایسی ضعیف حدیث جو موضوع، مضطرب اور منکر نہ، ہو اس پر عمل میں کچھ تساہل اختیار کیا ہے، لیکن حافظ وغیرہ کی صحیح حکمت عملی نے ایسی شروط مقرر فرما دیں جو نہ تو ان کا پوری طرح سے ایفاء ہی ہوسکتا ہے اور نہ ہی وہ قابل عمل بن سکتی ہیں **فجزاہ اللہ خیرا** (ضعیف احادیث کی معرفت اور ان کی شرعی حیثیت: ص، ۲۷٤) ان شرائط پر مفصل بحث وتنقید شیخ غازی عزیر مبارک پوری حفظہ اللہ نے اپنی کتاب (ضعیف احادیث کی معرفت اور ان کی شرعی حثیت: ص، ۲٦٤/۳۱۵) میں کی ہے۔

ضعیف حدیث کو بیان کرنے کا طریقہ:

جب کسی ضعیف حدیث کو لکھنا ہو یا بیان کرنا ہو تو اس وقت جزم کے صیغے (صیغہ معروف) سے بیان نہیں کرنا چاہیے بلکہ صیغہ تمریض (صیغہ مجہول) سے بیان کرنا چاہیے افسوس ان بعض خطیبوں پر جو پہلے صیغہ جزم کے ساتھ تفصیل سے ضعیف قصہ یا روایت بیان کرتے رہتے ہیں اور تقریر کے آخر میں کہہ دیتے ہیں: '' **فیہ مقال یا فیہ کلام** '' اس انداز سے سامع کو اس ضعف کا کچھ علم نہیں ہوتا نہ ہی وہ لوگ **فیہ مقال یا فیہ کلام** کا مطلب سمجھ رہے ہوتے ہیں!!

یہ طریقہ غلط ہے، بلکہ پہلے یہ بتانا چاہیے کہ ایک ضعیف روایت ہے اس سے بچو، اس پر عمل کرنا چھوڑ دو، پھر وہ روایت بیان کی جائے، اس کے متعلق علامہ نووی لکھتے ہیں: محدثین اور محققین کا یہ کہنا ہے کہ جب حدیث ضعیف ہو تو اس کے بارے میں یوں نہیں کہنا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے یا آپ نے کہا یا آپ نے کرنے کا حکم دیا ہے یا منع کیا ہے اور اسی طرح دوسرے جزم کے صیغوں سے بیان نہیں کرنی چاہیے، بلکہ ان سب صورتوں میں یوں کہا جائے کہ آپ

(بقیہ صفحہ نمبر 5)

سوالات

کیلو سے ایک بہن ام محمد حفظھا اللہ کے سوالات

سوال:۱ کیا اذان ہوری ہو ہم پیشاب کر سکتے ہیں؟

جواب: اذان ہوتے ہوئے پیشاب کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ پیشاب کا زور ہو تو اس صورت میں نماز بھی نہیں ہوتی۔ یہ جاہلوں نے مسائل بنا رکھے ہیں جن کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سوال:۲ کیا ننگے سر عورت وضو کر سکتی ہے؟

جواب: جی گھر میں جب کوئی غیر محرم پاس نہ ہو تو ننگے سر وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بطور فائدہ عرض ہے کہ ننگے جسم بھی وضو ہو جاتا ہے ننگے سر کیوں نہیں ہوتا۔

سوال:۳ درود شریف زیادہ پڑھنے والے کو درود پل صراط پر آگے سے لینے آئے گا؟

جواب: ایسی کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔ جھوٹی بات کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

سوال:۴ کیا ایک دن میں ایک ہی بار دم کروانا جائز ہے یا صرف ایک ہی بندے سے دم کروانا چاہیے؟

جواب: ایک دن میں حسب ضرورت جتنی بار مرضی دم کروالیں زیادہ دفعہ دم کی ممانعت نہیں ہے۔ اور پھر دم ہر صحیح العقیدہ سے کروانا جائز ہے۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں کہ صرف ایک سے ہی کروانا ہے اس طرح کی بات لالچی مولوی ہی کہہ سکتا ہے۔

سوال:۵ کیا ایک وقت میں ایک ہی وظیفہ کر سکتے ہیں؟

جواب: جتنے مرضی کریں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

سوال:۶ پتھری کا دم پچیس بار سورۃ المزمل پڑھ کر دم کرنا کیسا ہے؟

جواب: جی قرآن مجید شفا ہے اس پر ہمارا ایمان ہے، پتھری کا اس طرح دم قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ویسے قرآن سارا شفا ہے۔

سوال:۷ عصر کے بعد جھاڑو دینے سے کیا رزق میں کمی واقع ہوتی ہے؟

جواب: ایسی کوئی بات نہیں ہے صرف توہم پرستی ہے چوبیس گھنٹے جب مرضی گھر صاف کریں کیونکہ صفائی نصف ایمان ہے۔ یاد رہے کہ اسلام نے صفائی کا وقت مخصوص نہیں کیا بلکہ چوبیس گھنٹے صفائی رکھنے کی تاکید کی ہے۔

سوال:۸ اذان کی آواز سن کر عورت کا سر پر چادر لینا کیا ضروری ہے؟

جواب: یہ عورتوں کے غیر ثابت مسائل میں سے ہے۔ افسوس کہ خواتین کے ہاں بہت سے غلط مسائل رائج ہیں یہ بھی انھیں میں سے ہے۔ اذان کو سننا اور اس کا سنت کے مطابق جواب دینا بہت ضروری ہے وہ تو دیا نہیں جاتا اور اکثر مسلمان نماز بھی نہیں پڑھتے۔ اذان کی آواز سن کر ننگے سر کو ڈھانپنا ضروری سمجھنا درست نہیں ہے۔

سوال کرنے والوں سے گزارش:

آپ اپنے سوالات ہم سے درج ذیل طریقوں سے پوچھ سکتے ہیں۔

خط و کتابت: دفتر صدائے قلم مین قادر آباد روڈ قصور ایس ایم ایس یا وٹس اپ :03024056187 ای میل ialhusainwy@gmail.com

اہم معاملات میں جامعہ کے پیڈ پر فتوی دیا جاتا ہے۔

پروفیسر حافظ محمد سعید

کی نظر بندی سے جدوجہد کشمیر دبائی جا سکتی ہے؟

رپورٹ: سردار محمد شریف سوہڈل

گزشتہ دنوں حکومتِ پاکستان نے مرکزی امیر جماعت الدعوہ پروفیسر حافظ محمد سعید کو ان کے چار قریبی ساتھیوں عبداللہ عبید، قاضی کاشف نیاز، عبدالرحمان عابد اور ظفر اقبال سمیت 6 ماہ کے لئے نظر بند کر دیا اور محکمہ داخلہ نے اپنے حکم میں جامعہ قادسیہ اور حافظ سعید کی رہائش کو سب جیل قرار دے دیا گرفتاری سے چار روز قبل جماعت الدعوہ اور فلاح، انسانیت فاونڈیشن کو شیڈول 2 کے تحت واچ لسٹ میں رکھا گیا گرفتاری کے وقت محترم حافظ محمد سعید حفظ اللہ نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کشمیر کی جدوجہد کو ثبوتاژ کرنے کے لئے بین القوامی سازش کا ایک بہت بڑا حصہ ہے انہوں نے اس عمل کو مودی کا اصرار، ٹرمپ کی شہہ اور حکومتِ پاکستان کی مجبوری قرار دیا انہوں نے باور کرایا کہ اگر وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہماری نظر بندیوں اور پابندیوں کے ساتھ کشمیر کے مسئلے کو پیچھے پھینکا جا سکتا ہے تو یہ ممکن نہیں ہے انشا اللہ کشمیر کی آزادی تک یہ تحریک جاری رہے گی۔ اور کہا کہ وہ اپنے مظلوم کشمیری بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہیں انہوں نے بتایا کہ جب ہم نے کشمیر کے حریت رہنماوں کے ساتھ اسلام آباد میں پریس کانفرنس میں 2017 کو کشمیر کا سال قرار دیا تو اس پر انڈیا نے بڑا شور مچایا تو مجھے یہ توقع تھی کہ اب کوئی دباو آئے گا اور میں وہی کچھ دیکھ رہا ہوں افسوس کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کی نظر بندی کا آرڈر اسلام آباد سے نہیں چلا بلکہ دہلی سے واشنگٹن اور واشنگٹن سے اِدھر آیا ہے انہوں نے وزیر داخلہ کو مخاطب کرتے ہوئے چیلنج کیا کہ وہ ان کے خلاف پورے پاکستان میں ایک بھی ایف آئی آر دکھا دیں ہمارا جرم صرف یہ ہے کہ ہم کشمیر کے ساتھ کھڑے ہیں اور ہم پاکستان کی حکومت، عوام اور پارٹیوں کو بھی دعوت دے رہے ہیں کہ جس طرح کشمیری آج میدان میں کھڑے ہیں اس طرح ہمیں بھی کشمیر کے ساتھ کھڑا ہونا چاہئے اور یہ بات مودی کو پسند نہیں۔ ٹرمپ نے حلف وفاداری کے فوراً بعد مودی کو فون کیا تھا اور ان کی جو آپس میں باتیں ہوئیں ان پر عمل درآمد ہو رہا ہے انہوں نے اسے افسوس ناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان ایک آزاد ملک ہے اور اسکی آزادی اور سلامتی کو ہر قیمت پر قائم رہنا چاہیے۔ انہوں نے اس عمل کو وازمائش قرار دیا اور کہا کہ آزاد پاکستان ہی کشمیر کی آزادی کا ضامن بن سکتا ہے کشمیری بھائیوں کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ انشا اللہ ان کی جدوجہد کے ساتھ ہیں انہوں نے پاکستانیوں کو پیغام دیا کہ وہ قومی یکجہتی کے ساتھ کشمیر کے دن کو منائیں ریلیاں، سیمینار منعقد کراویں انہوں نے مزید کہا کہ کشمیری حریت رہنماوں میر واعظ عمر فاروق، شبیر شاہ، یاسین ملک، آسیہ اندرابی، علی گیلانی کو بار ہا گرفتار کیا جاتا ہے تو آج مجھے خوشی ہے کہ میں اپنے ان سارے بھائیوں کے ساتھ کھڑا ہوں انہوں نے ملکِ پاکستان کی حفاظت اور صحی معنوں میں آزادی کے لئے دعا کی تاکہ کشمیر کی آزادی ممکن ہو سکے انہوں نے کارکنان جماعت الدعوہ کو پرامن طریقہ سے کشمیر ڈے پر سڑکوں پر نکل کر اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ یکجہتی کرنے کا درس دیا حافظ سعید صاحب نے تقریباً پانچ منٹ تقریر کی مگر ہمارے اکثر نیوز چینل جو قربانی عید پر بھیڑ بکروں، سیاسی دھرنوں اور کھیل تماشوں پر گھنٹوں براہِ راست پروگرام دیکھاتے ہیں اور آزادی صحافت کے نعرے الاپتے ہیں خاموشی کی چادر اوڑھے چپ رہے اس واقع کے دوسرے دن عسکری ترجمان جنرل قمر جاوید باجوہ نے میڈیا کو بتایا کہ حافظ سعید کی نظر بندی کا فیصلہ قومی مفاد میں کیا گیا اس افسوس ناک عمل پر پاکستان بھر میں سیاسی، سماجی دینی، اور انسانی حقوق تنظیموں کی جانب سے احتجاج جاری ہے اور حافظ سعید صاحب کو باعزت آزاد کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے تاہم ہم نے اپنے ماہِ فروری کے اس خصوصی شمارے میں حافظ صاحب کی تقریر کا خلاصہ اور ضلع قصور کے سماجی سیاسی، انسانی حقوق اور صحافتی تنظیموں کے نمائندہ شخصیات کا اس حوالہ سے مختصر موقف شامل کیا ہے تاکہ

چوہدری منظور احمد

مرکزی سیکرٹری اطلاعات
پاکستان پیپلز پارٹی

حافظ سعید کی نظر بندی کے حوالے سے حکومت کی کوئی پالیسی واضع نہیں ہے اگر ان کے خلاف کوئی چیز تھی تو پہلے کیوں نہیں کیا اور اگر کچھ نہیں ہے تو اب کیوں کیا۔

میاں بختیار محمود قصوری
مرکزی رہنماء
پاکستان تحریکِ انصاف

حکمرانوں کا امریکی صدر ٹرمپ کے آگے گھٹنے ٹیک کر اس کے ایک معمولی اشارے پر حافظ سعید کو نظر بند کر دینا ان کی بزدلانہ خارجہ پالیسیوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

الحاج نعیم صفدر انصاری
حکومتی ممبر
پنجاب اسمبلی

حکومتی سطح پر انٹرنیشنل حوالے سے دہشت گردی کے حالات کے پیشِ نظر ان کی اور ملک کی بہتری کے لئے ایک لائحہ عمل بنایا گیا ہے اور کچھ عرصہ بعد ان کی باعزت رہائی ہوگی اور در پردہ حقائق بھی سامنے لائے جائیں گے۔

میجر(ر) حبیب الرحمان خاں میو
مرکزی چیئرمین
تحریکِ تکمیلِ پاکستان

حافظ سعید کی نظر بندی نظریہ پاکستان کی نظر بندی ہے جس سے کشمیری مجاہدین کی حوصلہ شکنی ہوگی وہ اس وقت جہادِ کشمیر کا مبلغ ہے اور وہ پرامن آدمی ہے ہماری موجودہ حکومت انڈین ایجنڈے پر کام کر رہی ہے انہوں نے اسی لئے وہاں کھربوں روپے کی سرمایہ داری کر دی ہے۔

میاں فاروق احمد انصاری
رہنماء پی ٹی آئی
امیدوار برائے قومی اسمبلی حلقہ این اے 139 قصور

کشمیر کی آزادی مجاہدِ اعظم حافظ سعید کی رہائی سے منسلک ہے اور حافظ سعید کو پابندِ سلاسل کر دینا آزادی کشمیر کو پابندِ سلاسل کر دینے کے مترادف ہے۔

سردار نبی احمد
ایڈووکیٹ سابق
صدر ڈسٹرکٹ بار قصور

حافظ سعید کی بلا وجہ نظر بندی حکومت کا بزدلانہ قدم ہے حکمران امریکی صدر ٹرمپ کے سامنے جھکنے کی بجائے اللہ سے ڈریں عذابِ الٰہی کو دعوت نہ دیں۔

رانا نوید احمد جوئیہ ایڈووکیٹ
صوبائی صدر فری جسٹس
اینڈ
میڈیا کونسل آف پاکستان

آزادی کشمیر پر مودی اور ٹرمپ کی خواہش کبھی پوری نہیں ہوگی حکومتِ پاکستان کو قومی مفاد میں حافظ سعید کو فوری رہا کر کے دنیا کو ایک زندہ اور آزاد قوم کا پیغام دینا چاہئے۔

مقصود صابر انصاری
سابق ضلعی
نائب ناظم قصور

حکمرانوں نے اپنے دنیاوی خداوں کے کہنے پر ایک مجاہد اور محسنِ پاکستان حافظ سعید کو پابندِ سلاسل کر کے کشمیر دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔

قاری بلال احمد
امیر مرکزی
جمعیتِ اہلحدیث قصور

حکومت کا یہ انتہائی غلط اور ظالمانہ قدم ہے اور یہ دینی قوتوں کو دبانے کی کوشش ہے جس پر حکمرانوں کو پچھتانا پڑے گا۔

ملک اصغر علی بھٹی
چیئرمین ڈسٹرکٹ
یونین آف جرنلسٹس قصور

حافظ سعید صاحب کو نظر بند کر کے حکومت کی جانب سے یومِ کشمیر منانا اور کشمیروں سے اظہارِ یکجہتی کرنا عقل سے بالاتر ہے۔

پروفیسر سیف اللہ ساجد حفظہ اللہ

حافظ سعید صاحب کی نظر بندی کشمیر کی جدو جہد کو نقصان پہنچانے کے لئے اسلام دشمن طاقتوں کے ایجنڈے کا تسلسل ہے اور پاکستان کی آزادی اور سالمیت میں کھلم کھلا مداخلت ہے

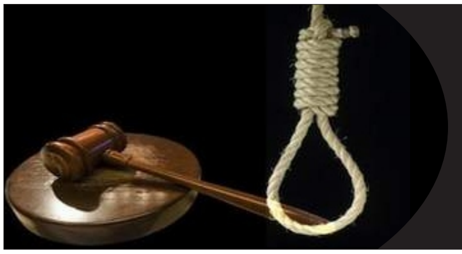

گستاخ رسول ﷺ

بھینسا کو سر عام پھانسی دی جائے

علامہ ابتسام الٰہی ظہیر حفظہ اللہ کا علمائے کرام سے خطاب

ترتیب:
احسان یوسف الحسینوی

نحمدہ و نصلی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ایھا الذین آمنو اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین ۔

حضرات گرامی قدر،معزز علماء کرام اور شرکاء مجلس! آپ کے علم میں یہ بات موجود ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے علماء نے مسالک اور مکاتب فکر کی تفریق سے بالا تر ہو کر اس ملک میں آئینی اور قانونی طور پر حضرت رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کو باقاعدہ طور پر ایک منظم شکل کے اندر نہ صرف یہ کہ مذھبی حلقوں کے اندر منوایا بلکہ پاکستان کی پارلیمینٹ سے منوا کر اس کو ملک کا آئین اور قانون بنوایا ۔لیکن اس کے باوجود بھی بعض حکومتیں بیرونی آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے ہر دور میں سازشوں میں مصروف رہی ۔ جنرل پرویز مشرف کے دور میں پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کو نکالنے کی کوشش کی گئی ۔اللہ تعالی کے فضل و کرم سے ختم نبوت کے سپاہیوں نے اکٹھے ہو کر عوام کو بیدار کیا۔اللہ کے فضل و کرم سے ان کی کوششوں کو ناکام بنا دیا۔میاں صاحب کے دور میں اس بات کی توقع نہ تھی کہ ختم نبوت کے خلاف اسی طرز عمل کو اپنایا جائے گا۔جس کو جنرل پرویز مشرف اپنا رہے تھے ۔لیکن ماضی اس بات کا گواہ ہے کہ women protuction بل ہو یا ممتاز قادری کی پھانسی کا مسئلہ ہو۔میاں صاحب نے بالکل اسی روش کو اپنایا بلکہ اس سے دو ہاتھ آگے بڑھ چکے ہیں جس کو جنرل پرویز مشرف نے اپنایا تھا۔اور ہم تو ابھی اس بات کو سمجھتے ہیں کہ اگر ڈاکٹر ریاض الدین اور ڈاکٹر عبدالقدیر جیسے سائنسدان اس ملک میں موجود ہیں۔تو کیا وجہ ہے کہ عبدالسلام قادیانی کا نام،اس کے ساتھ فری ٹینڈر کو منسوب کیا جا رہا ہے۔ایسا کوئی بھی قدم جس کے نتیجے کے اندر منکرین ختم نبوت کی حوصلہ افزائی ہوتی ہو۔زندیقوں اور مرتدوں کو اس ملک کے اندر رہنے کا جواز اور باعزت اور پہلے درجے کے شہری کی حیثیت سے رہنے کا جواز ملتا ہو۔ایسی کوئی بھی کوشش علمائے اسلام قبول کرنے کے لیے آمادہ اور تیار نہیں ہو سکتے۔اور حضرت مولانا فضل الرحمٰن اور دیگر رہنماؤں کے سامنے اس بات کو بھی رکھ دینا چاہتا ہوں یہ واقعہ تنہا واقعہ نہیں ، بلکہ چند دن قبل حضرت رسول کی شان اقدس میں توہین کرنے والے نفرت اور تشدد کے پیکروں کو چند دنوں کے لیے انویسٹی گیشن کے اندر رکھا گیا اور بعض دم چھلوں اور موم بتی کے پجاریوں نے اور حضرت رسول اللہ کے دشمنوں نے مختلف پریس کلبوں کے باہر آکر ان کی بازیابی کے لیے صدائے احتجاج کو بلند کیا۔ہزاروں مسلمانوں کے ہیرو اور ان کے رہنما آئے دن اداروں کی تحویل میں رہتے ہیں۔اور کوئی کسی آواز کو سننے کے لیے آمادہ و تیار نہیں ہوتا۔لیکن وہ بھینسا جو ذلیل ہے،جو حضرت رسول اللہ کا غدار ہے،جو مرتد ہے،جو زمین کا کوڑا کرکٹ ہے،جو ناپاک ہے۔اس حیوان صفت انسان کو آزاد کر دیا گیا اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے دو دشمن اس وقت ملک سے فرار ہو چکے ہیں۔

راجہ ظفر الحق صاحب!ہم آپ سے سوال کرنے کے اندر حق بجانب ہیں کہ کیا یہ ملک حضرت رسول اللہ کا ملک ہے یا غلام احمد قادیانی کا؟ہمیں بتایا جائے اب اس ملک میں ہم حضرت رسول اللہ کے غلام رہیں یا اس ملک میں غلام احمد قادیانی کو ماننے والے رہیں گے؟وہ دوسرے درجے کے شہری بن کر رہ سکتے ہیں لیکن پہلے درجے کے شہری بن کر نہیں رہ سکتے۔یہاں پر علامہ ظہیر کے بیٹے موجود ہیں،مفتی محبوب کے بیٹے موجود ہیں،یہاں پر پیر مہر علی شاہ گولڑہ کے بیٹے موجود ہیں ۔آئندہ کے بعد کسی نے توہین ختم نبوت کی،چاہے وہ وزیر اعلی ہو وہ مجھ سے ٹکرا کر پاش پاش کر دیا جائے گا اور ہم یہ بات بتلا دینا چاہتے ہیں کہ ہم اداروں کے غلام نہیں ہیں۔ہم حقیر ایجنسیوں کے نوکر نہیں۔ہماری نوکری ہے تو اللہ کے لیے،رسول اللہ کے لیے ہے۔آئندہ کے بعد کوئی کسی حق بات کو کہنے سے روک نہیں سکتا۔تم ملک کے اندر فری ٹینڈر کا نام عبدالسلام قادیانی کے نام پر رکھو۔ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ رکھیں گے،خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے نام سے رکھیں گے اور دنیا کی کوئی طاقت آئندہ کے بعد ہمارے زخموں پر نمک نہیں چھڑک سکتی۔ہمیں حضرت رسول اللہ کے پیار سے نہیں روک سکتی۔اٹھو حضرت سراج الحق صاحب!آپ نے وعدہ کیا تھا ممتاز قادری کے خون ناحق کے

(بقیہ صفحہ نمبر 5)

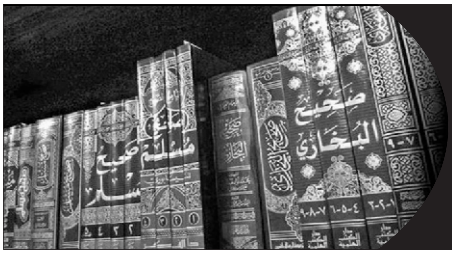

امام محمد فاخر زائر الہ آبادی(م:۱۱۶۴ھ) کی
حدیث سے محبت

از ڈاکٹر ابوخزیمہ عمران معصوم انصاری

شیخ محمد فاخر زائر عربی اور فارسی شعر سخن میں بہت زیادہ دسترس رکھتے تھے۔ان کا دیوان بھی ہے جس کا خلاصہ نواب صدیق حسن خان رحمة الله علیه نے (نفح الطیب)اور (الروض الخصیب) وغیرہ میں دیا ہے۔ان کے اشعار میں قرآن وحدیث کی اتباع پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے بطور نمونہ چند فارسی اشعار کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔جن سے پتہ چلتا ہے کہ انہیں علم حدیث سے کس قدر محبت تھی وہ بڑے احسن انداز میں جگہ جگہ رائے اور باطل قیاس کی دھجیاں اڑاتے دکھائی دیتے ہیں۔

ان کے کلام کا ترجمہ پیش خدمت ہے فرماتے ہیں: زائر تمام علم وعمل حدیث سے ماخوذ ہے، بے چارے کے پاس اس کے سوا اور رکھا ہی کیا ہے۔اے زائر جس دن سے رسول اللہ کریم ﷺ کی حدیث سے تعلق اور لگاؤ پیدا ہوا ہے اس دن سے لوگوں کی رائے اور قیاس سے میرا دل بے زار ہوگیا ہے۔جو حدیث رسول ﷺ کو چھوڑ کر رائے وقیاس کے پیچھے دوڑا،اللہ گواہ ہے کہ وہ ایمان سے بے خبر ہے۔سنت رسول کے بغیر کوئی سیدھا راستہ نہیں ہے،اہل رائے کے طریقے سے ہمیں سخت نفرت ہے۔

سنت کو چھوڑ دینے والوں کے متعلق لکھتے ہیں: اللہ کی قسم! جو رائے و قیاس کے مقابلے میں حدیث کو رد کرتا ہے اس کے بے ہودہ دل میں ذرہ برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ہم اہل حدیث ہیں، دغابازی اور دھوکہ فریب سے واقف نہیں ہیں ،ہزار ہزار شکر ہے کہ ہمارے مذہب میں مکر وفریب کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔نیز فرماتے ہیں:

سنت رسول پر عمل کرنے سے نزع کے وقت خلاصی حاصل ہوتی ہے۔امید ہے کہ انتقال کے وقت سنت رسول ﷺ ہی سے میری دستگیری ہوگی اور قیامت کے دن حدیث ہی کام آئے گی۔قیامت کے دن رائے وقیاس کے متعلق سوال نہیں ہوگا، یہی حدیث وہاں کام آئے گی۔کتب حدیث سے محبت کا اظہار اس انداز میں کرتے ہیں:

اگر دوسرے لوگوں کے حصہ میں رائے وقیاس سے بھری ہوئی کتابیں آئی ہیں، تو زائر کا دل تو کتب حدیث کے بغیر کسی چیز میں فرحت وشادمانی محسوس نہیں کرتا۔

اے زائر سرور عالم ﷺ کے فرمان پر عمل کر، اور دوسروں سے الگ ہو جا، کیونکہ یہی عین ایمان ہے۔(نفح الطیب من ذکر المنزل والحبیب بحوالہ کاروان سلف حصہ سوم ص:۶۵۔۶۶)(رسالہ نجاتہ ص:۲۶۔۲۷ طبع سلفی ریسرچ انسٹیٹیوٹ)

بقیہ
توہم پرستی کی حقیقت اور اس کی تاریخی حیثیت

قتل نہیں کرسکتا کیونکہ میں نے آج صبح وہ کلمات پڑھے جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو یہ کلمات پڑھے گا اسے کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہ سن کے حجاج نے تلوار لہرائی اور انہیں قتل کرنے کے لئے آگے بڑھا لیکن پھر ایک دم پیچھے ہوگیا، پھر آگے بڑھا لیکن پھر ایک دم پیچھے ہوگیا، پھر آگے بڑھا لیکن پھر ایک دم پیچھے ہوگیا، یہ دیکھ کر حضرت انسؓ نے فرمایا کہ یہ تو کیا کررہا ہے آگے پیچھے کیوں ہوتا ہے؟ حجاج بولا کہ جونہی میں آگے ہوتا ہوں تیرے کندھوں پر بیٹھے دو شیر مجھ پر حملہ کرنے کو دوڑتے ہیں۔

آج لوگ ڈرتے اور توہمات کا شکار ہیں، بالکل ایسے ہی جیسا کہ حضرت عمرؓ کے دور میں ایک علاقہ کے لوگ اس توہم پرستی میں مبتلا تھے کہ جب تک ایک کنواری لڑکی کو دلہن بنا کر دریا میں ڈال نہ دیں گے (یعنی اسے دریا کے ساتھ بیاہ نہ دیں گے، جیسے آج کل بھی بعض علاقوں میں مسجد یا قرآن مجید وغیرہ کے ساتھ عورتوں کے نکاح کی رسومات پائی جاتی ہیں) تب تک دریا میں پانی نہیں آئے گا، جب مسلمانوں نے وہ علاقہ فتح کیا تو لڑکی کو دریا میں نہ بہانے دیا اور حضرت عمرؓ کو اس سے آگاہ کیا۔حضرت عمرؓ نے دریا کے نام خط لکھا کہ ’’ان کنت تجری بامر الله فجر، وان کنت تجری بامرک فلا تجر ابداً‘‘۔’’اگر تو اللہ کے حکم سے جاری ہوتا ہے تو جاری ہوجا لیکن اگر تو اپنی مرضی سے بہتا ہے تو پھر کبھی بھی جاری نہ ہونا (ہمیں تیری کوئی پرواہ نہیں)‘‘ یہ خط جونہی دریا میں ڈالا گیا تو شیطانی توہم کا بت پاش پاش ہوگیا اور دریا ایسا جاری ہوا کہ آج تک جاری ہے۔[یہ واقعہ سنداً ثابت نہیں]

توہم پرستی کی حقیقت اور اس کی تاریخی حیثیت

محمد احسان الحق شاہ ہاشمی

سوال۔ توہم پرستی کیا ہے، اس کی تاریخی حیثیت کیا ہے؟

جواب توہم وہم سے ہے، وہم اس خیال کو کہتے ہیں جس کی کوئی حقیقت نہ ہو۔ توہم پرستی سے مراد ایسی سوچ ہے جو کسی خام خیالی کی بنیاد پر قائم ہو۔ اسی لئے وہم کو لا علاج بیماری تصور کیا جاتا ہے۔ توہم پرستی کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ جب فرعونیوں کا کوئی فائدہ ہوتا تو اسے اپنا حق سمجھتے اور اگر کوئی نقصان ہو جاتا یا کوئی مصیبت آپڑتی تو اس کا الزام حضرت موسی علیہ السلام کے سر تھونپ دیتے۔ مشرکین مکہ کی اسی قسم کی توہم پرستی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا: و ان تصبھم حسنة یقولوا ھذہٖ من عند الله و ان تصبھم سیئة یقولوا ھذہٖ من عندک اگر انہیں کوئی بھلائی ملے تو اسے اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اگر کوئی مصیبت آجائے تو اسے آپؐ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ (سورۃ النساء) فرمایا: قل کل من عندالله کہہ دیجئے کہ (نفع نقصان) سب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ (ایضاً) سوئے اتفاق سے اس قسم کے توہمات ہمارے اندر بھی پائے جاتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ گھر سے کسی کام سے نکلے اور سڑک پر بلی بھاگ کر گزر گئی تو واپس آگئے کہ بلی نے راستہ کاٹا ہے، ارے بھائی تمہارے کام سے بلی کا کیا تعلق، اسی طرح صاحب کسی کام سے نکلے راستے میں کسی سے ملاقات ہوگئی، اب آگے اتفاق سے کام نہ ہوا تو اس بندے کو منحوس قرار دیا اور کہا کہ اس کی نحوست کی وجہ سے میرا کام نہیں ہوا۔ اس قسم کی توہم پرستی کو رد کرتے ہوئے فرمایا: انما طٰئر کم عند الله، اللہ کے ہاں تمہاری اپنی بدبختی ہے (القرآن)، اور فرمایا: و لا یحیق المکر السیئُ الا باھلہٖ کسی بدبخت کی بدبختی اس کے اپنے سر ہوتی ہے۔ (القرآن)

دورِ جاہلیت میں سورج اور چاند گرہن کو بدشگون خیال کیا جاتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ فوت ہوئے تو اتفاق سے انہیں دنوں سورج کو گرہن لگا۔ بعض لوگ کہنے لگے کہ یہ آپ ﷺ کے بیٹے کی وفات کی وجہ سے ہے، نبی کریم ﷺ نے سنا تو فرمایا کہ گرہن کا کسی کی موت سے کوئی تعلق نہیں۔ آج ہمارے ہاں بھی یہ خیال پایا جاتا ہے کہ گرہن کے وقت اگر حاملہ عورت نے یوں کیا تو یہ ہو جائے وغیرہ، کیا یہ وہی جاہلانہ روش نہیں جس کی تردید آپ ﷺ 1500 سال پہلے فرما چکے ہیں۔؟

قدیم زمانے میں پرندوں کے ذریعے فال نکالا کرتے تھے۔ مثلا کسی کام کے فائدہ مند یا نقصان دہ ہونے کا یقین کرنے کے لئے ایک پرندہ پکڑ کر آزاد کرتے، اگر دائیں جاتا تو خوش فہمی کا شکار ہو جاتے اور اگر بائیں جاتا تو بدگمانی کا۔ آج ہمارے ہاں بھی اس قسم کے توہمات پائے جاتے ہیں، مثلاً یہ کہ قسمت کا حال معلوم کرنے کے لئے نجومیوں کے پاس جاتے ہیں، وہ نجومی خلا کی گھپ گہرائیوں میں گم آثارِ زندگی سے محروم، ستاروں کے حوالے سے لوگوں کو قسمت کا حال بتا کر رقم بٹورتے ہیں۔ کبھی وہ طوطے کے ذریعے فال نکالتے ہیں، کیا یہ جاہلی دور والی باتیں نہیں ہیں، اگر گھر کی منڈیر پر کوا آ بیٹھا تو ہم مہمان کی آمد کی خبر سمجھ بیٹھے۔ چھینک آئی تو سمجھ لیا کہ کسی نے یاد کیا ہے۔ خوبصورت کوٹھی تعمیر کرنے کے بعد اس کی چھت کے ایک کونے پر الٹی ہنڈیا رکھ کر سمجھ لیا کہ اب نظر بد سے محفوظ ہوگئی۔ اسی طرح یہ سوچ کہ شام کو گھر میں جھاڑو نہ دینا ورنہ رزق جاتا رہے گا، بڑے شہروں میں اکثر گھر دو منزلہ ہوتے ہیں اب صاحبِ خانہ آئے دروازہ کھٹکھٹایا، خاتونِ خانہ نے اوپر سے دیکھا کہ اور ساتھ ہی اس کی طرف چابی پھینک دی، تو شور مچ گیا کہ ہائے اس نے اوپر سے چابی پھینکی ہے اب اس گھر پر نحوست چھا جائے دی، رات کے وقت ناخن کاٹنے کو بے برکتی کی علامت سمجھ لیا، نئے گھر منتقل ہی ہوئے تھے کہ اچانک بیٹا وفات پا گیا یا کوئی بڑا حادثہ ہو گیا تو اس بلڈنگ کو منحوس سمجھ کر چھوڑ دینا] یہ سب شیطانی دھوکے ہیں جس کے ذریعے وہ ہمیں ان تعلیمات سے دور رکھنا چاہتا ہے جن پر عمل پیرا ہو کر ہم اللہ کی حفاظت میں آسکتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ کا ایمان کس قدر مضبوط تھا، حضرت انسؓ کو حجاج بن یوسف کے سامنے پیش کیا گیا۔ حجاج نے طیش میں آکر انہیں قتل کی دھمکی دی تو حضرت انس نے فرمایا کہ اللہ کی قسم تو مجھے

(بقیہ صفحہ نمبر 11)

میری ملت کے نوجوان !

قسط :۱:

ازابوبکرصدیق حسینوی

انسانی زندگی تین مراحل پر مشتمل ہے ۔بچپن ، جوانی ، بڑھاپا ۔جوانی کے ایام بہت اہمیت کے حامل ہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سات خوش قسمت لوگوں کواللہ تعالی روز قیامت اپنے عرش کے سائے میں جگہ دیں گے ان میں سے ایک وہ نوجوان جس نے اپنی قیمتی جوانی کواللہ کی عبادت وریاضت میں لگادیا۔عربی میں اسے الشباب کہتے ہیں ۔ یہ لفظ اتنا زورآوراور طاقت ور ہے جوشجاعت،شہادت ،رعب،عمل متواتر ،جہد مسلسل اور پر جوش جزبات وخیالات کا مصداق ہے ۔یہ زندگی کا ایسا دور ہے جس میں انسانی خون میں سیلاب کی سی روانی چھوتی ہے ۔شجاعت اپنے برتری کالوہامنواتی ہے،صداقت اپنی بے باکی کے جوہر دکھاتی ہے ،شرافت اپنی پاکیزگی سے فضاءکومعطر کردیتی ہے۔حقیقت میں اللہ تعالی نے جوانی میں ایسی قوت وصلاحیت پوشیدہ رکھی ہے کہ نوجوان اگراس کادرست استعمال کرے تواس کواپنی منزل آسمان کی بلندیوں میں نظرآتی ہے۔

نوجوانوں کے کردار کی اہمیت:

قرآن واحادیث میں درمیانی عمر(جوانی) کو بڑی اہمیت حاصل ہے چنانچہ اللہ تعالی نے اصحاب کھف کے نوجوانوں کے بارے میں ارشادفرمایا: **انھم خشیة آمنوا بربھم و زدناھم ھدی.** (الکھف:۱۳) یہ چندنوجوان اپنے رب پرایمان لائے اورہم نے ان کی ہدایت میں اضافہ کیاتھا۔حضرت خلیل اللہ علیہ السلام جنھوں نے دعوت توحید کی آوازکونہ صرف بلند کیا بلکہ کفر کے ایوانوں میں زلزلہ بھی برپاکردیاتھا،جھوٹے معبودوں کو پاش پاش ہوتادیکھ کرقوم نے یک زبان کہا: **قالوا سمعنا فتی یذکرھم یقال له ابراھیم.** (الانبیاء:۶۰) یوسف علیہ السلام ایک نوجوان ہی تھے جن کا حسن و جمال پر فریفتہ ہوکرعزیز مصر کی بیوی نے دعوت برائی دیتے ہوئے **ھیت لک** کہا۔یوسف علیہ السلام نے گھرانہ نبوت میں آداب فرزندی سیکھنے کے بعدخوف الہی کی وجہ سے جوابا **معاذ الله**۔اللہ کی پناہ کہا۔محسن انسانیت ﷺ اورآپ ﷺ کے جان نثارصحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین کی مثالیں روزروشن کی طرح عیاں ہیں۔جوانی کی حفاظت اوراس کادرست استعمال کا حکم دیتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: **اغتنم خمسا قبل خمس شبابک قبل ھرمک.** جوانی کو بڑھاپے سے پہلےغنیمت جان کراس کی حفاظت کرو۔

مسلم نوجوان اورتاریخ:

یہ بات اظہرمن الشّمس ہے کہ تاریخ اسلام ہو یاکوئی بھی انقلاب اس کے محرک نوجوان ہی رہے جنھوں نے آداب فرزندی سے لیس ہوکرمجاہدانہ کرداراداکیا۔چنانچہ نبی ﷺ نے دین اسلام کے ابدی اورازلی دشمن ابوجھل کو معوذاورمعاذ رضی اللہ عنھما نے موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا کردیا تھا۔قلعہ خیبرکوشیر خداعلی رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تھا۔فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایک نوجوان ٹھہرے۔اسلام لانے کے بعدحضرت خالد بن ولیدرضی اللہ عنہ نے اصول سپہ سالاری اورجنگی مہارت کے فن دکھائے۔اور ناقابل شکست ٹھہرے۔اسلام دشمن صلیبیوں کوصلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ نے عبرت ناک شکست سے دوچارکیا ،محمد بن قاسم فاتح سندھ ٹھہرے۔شہزادہ اسلام طارق بن زیادرحمہ اللہ نے سرزمین اسپین کونا صرف اسلام کی روشن تعلیمات سے روشناس کرایا بلکہ بڑے بڑے دشمنوں کے ناپاک عزائم کوخاک میں ملانے کاشرف بھی حاصل کیا۔۔۔جاری ہے

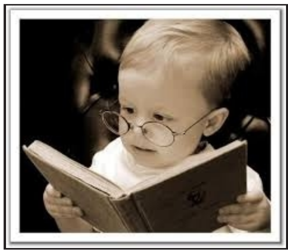

مطالعہ کی اہمیت

از: حافظ شفیق بلوچ پرنسپل الانصار انٹرنیشنل سکول (قصور کیمپس)

دنیا میں جتنے بھی عالم، فاضل، فلسفی، بلند پایا محقق، عظیم سائنسداں، مصنف، موجد اور جتنے بھی اربابِ سَیف وقلم گزرے ہیں مطالعہ ان کی زندگی کا ایک اہم اور لازمی حصہ تھا۔ مطالعہ وقت گزارنے کا سب سے بہترین ذریعہ ہے۔ مطالعہ کی عادت سے انسان دنیا کے حالات سے باخبر رہتا ہے۔ مطالعہ کے بے شمار ذرائع ہیں ان میں اخبارات، رسائل و جرائد، کتب، برقی ذرائع جن میں ریڈیو، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ، وغیرہ۔ ان تمام میں کتب کا مطالعہ سب سے اہم اور دیرپا ہوتا ہے کیوں کہ کتاب ہر دم تازہ رہتی ہے، اس کی حیثیت مستقل اور مسلسل ہوتی ہے۔ انسان کا جب جی چاہے اسے پڑھے جب جی چاہے اسے بند کر کے رکھ دے، خرید کر پڑھے یا کسی لائبریری سے مفت لاکر مطالعہ کرے یا کسی اپنے دوست سے مستعار لے کر فیض حاصل کرلے۔ یہ اپنے پڑھنے والے کو ہر حال میں خوش رکھتی ہے۔ یہ جتنی پرانی ہوتی جاتی ہے نادر و نایاب کہلانے لگتی ہے۔

سقراط کا کہنا تھا کہ جس گھر میں اچھی کتابیں نہیں وہ گھر حقیقتاً گھر کہلانے کا مستحق نہیں ہے وہ تو زندہ مردوں کا قبرستان ہے۔

جان ملٹن کا قول ہے A good book is the precious life-blood of a master spirit, embalmed and treasured up on purpose to a life beyond life ایک اچھی کتاب عظیم روح کے قیمتی خون سے تحریر ہوتی ہے۔

مطالعہ کرتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھیں:

*مطالعہ کا وقت متعین ہو۔ *مطالعہ کا نصاب متعین ہو۔ *مطالعہ کے بعد اگر حاصل مطالعہ لکھ لیں تو فائدہ کو کئی گنا بڑھایا جاسکتا ہے۔ امریکن لائبریری ایسوسی ایشن نے مطالعہ کی عادت کو فروغ دینے کے لئے والدین کے لئے حسب ذیل چند تجاویز دیں ہیں:

☆ والدین اپنے بچوں کو وقتاً فوقتاً لائبریری لے جائیں اور لائبریرین سے اپنے بچے کو متعارف کرائیں تاکہ وہ لائبریری کے عملے سے مدد لینے اور کتاب کے حصول میں آسانی محسوس کرے۔

☆ آپ لائبریرین سے کتاب کے انتخاب کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ وہ آپ کے بچے کو وہ کتاب پڑھنے کے لئے دے جو وہ پسند کریں۔

☆ لائبریری کے استعمال میں اپنے آپ کو ایک نمونے کے طور پر پیش کریں تاکہ آپ کا بچہ دیکھے کہ آپ بھی لائبریری سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

☆ سکول و کالج کے اوقات کے بعد نیز گرمیوں کی چھٹیوں سے فائدہ اٹھائیں۔

☆ لائبریری سے اپنے تعاون کا اظہار کیجئے، اپنا وقت لائبریری کو دیں یا کتب اور دیگر مواد اپنے علاقے کی یا بچے کے اسکول کی لائبریری کو تحفہ کے طور پر دیجئے۔

☆ اپنے گھر میں مطالعہ کی حوصلہ افزائی کریں۔ جب بھی وقت ملے از خود مطالعہ کریں۔ آپ کا بچہ دیکھے کہ آپ بھی مطالعہ میں مصروف ہیں۔ گھر میں لائبریری قائم کریں یا ہفتہ وار مطالعہ کے اوقات مقرر کریں۔ مطالعہ میں کمی کی ایک وجہ ٹی وی اور جدید میڈیا، انٹرنیٹ، فیس بک، کمپیوٹر وغیرہ بھی ہے۔ حالانکہ یہ ذرائع مطالعہ کرنے میں بھی مفید و معاون ہوسکتے ہیں، پہلے کسی کتاب کو حاصل کرنے کے لیے لائبریری جانا پڑتا تھا، اب انٹرنیٹ پر لائبریریاں موجود ہیں، ان سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ مطالعہ نہ کرنے والوں کا ایک عذر وقت کی تنگی اور عدیم الفرصتی کا ہے، حالانکہ اگر وہ اپنے اوقات کا جائزہ لیں تو گھنٹوں برباد کردیتے ہیں۔ مثلاً رات کو دیر رات تک TV پر مختلف پروگرام دیکھتے رہتے ہیں یا فیس بک، وٹس ایپ پر دوستوں سے Chat کرتے رہتے ہیں یا عصر کے بعد دوستوں کے ساتھ خوش گپیاں کرتے ہیں، صبح دیر سے اٹھتے ہیں اور اچھا خاصا وقت ضائع کردیتے ہیں۔

ابو الطیب المتنبی کا مشہور قول ہے کہ اس دور میں سب سے بہترین رفیق کتاب ہے۔

سرورِ علم ہے کیفِ شراب سے بہتر　　کوئی رفیق نہیں ہے کتاب سے بہتر

مطالعہ کیجیے، یہ انسان کا وہ وصف ہے جو اسے جانوروں سے ممتاز کرتا ہے۔ (اختصار)

واقعات میرے اسلاف کے قسط :۱

نماز میں خشوع اور خضوع کے چند واقعات

ازمحدث العصرشیخنا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

عروہ بن زبیرؒ:

نماز میں حضرت عروہ بن زبیرؒ کے خشوع اور انہماک کا یہ حال تھا کہ ان کے پاؤں کوموزی بیماری لاحق ہوئی اور بڑھتی چلی گئی۔طبیبوں نے ٹانگ کاٹنے کا مشورہ دیا وہ اس پر آمادہ ہوئے تو انہوں نے کہا اور یوں آپ کو ایسی دوائی پلاتے ہیں جس سے آپ کی قوت عقل وفکر زائل ہوجائے گی، میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص ایسی چیز کھائے کہ اس کی عقل ماؤف ہوجائے، ٹانگ کاٹنی ہے تو میں نماز پڑھتا ہوں آپ اسی دوران اپنا کام تمام کر لینا، مجھے اس احساس نہیں ہوگا۔ چنانچہ حضرت عروہؒ نے دو رکعت نفل شروع کئے تو طبیبوں نے ان کی ٹانگ کاٹ دی، مگر انھیں اس کا احساس تک نہ ہوا۔'' (البدایہ: ۹ / ۱۰۲)

حافظ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ حضرت عروہؒ نے ایک شخص کو جلدی جلدی نماز پڑھتے دیکھا تو انھوں نے اسے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: بھائی تمہاری کوئی حاجت وضرورت ایسی نہ تھی جو تم نماز میں اپنے رب سے طلب کرتے؟ میں تو اپنی نماز میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں حتیٰ کہ نمک کی ضرورت ہوتی ہے۔تو وہ بھی مانگتا ہوں۔'' (البدایہ: ۹ / ۱۰۳، الزھد لاحمد: ۳۷۱)

مسلم بن یسارؒ:

ان کے بارے میں لکھا ہے کہ: ''جب نماز پڑھتے تو اس قدر اطمینان سے کھڑے ہوتے کہ بالکل ادھرادھر حرکت نہ کرتے دیکھنے والا سمجھتا کہ گویا کپڑا لٹکا ہوا ہے۔میمون بن حیاتؒ فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ اچانک مسجد کا کونا گر گیا، باہر بازار میں لوگ گھبرا گئے، مگر حضرت مسلمہؒ مسجد میں برابر نماز پڑھتے رہے التفات تک نہ کیا گویا کچھ ہوا ہی نہیں۔آپ جب گھر میں تشریف لاتے تو اہلِ خانہ ان کے احترام میں ساکت وخاموش ہوجاتے، مگر عجیب بات ہے کہ جب حضرت مسلمہ گھر میں نوافل پڑھنا شروع کر دیتے تو اہلِ خانہ آپس میں باتیں کرنے لگتے اور ہنسی مذاق شروع کر دیتے۔گویا وہ سمجھتے تھے کہ ہماری باتوں کا انھیں نماز کے دوران احساس نہیں ہوتا۔'' (سیر الصحابہ: ۴ / ۵۱۲)

حضرت زین العابدینؒ:

اللہ کے ڈر اور خوف کا پیالہ تھا کہ حضرت امام مالکؒ اور امام ابن عینیہؒ فرماتے ہیں: ''حج کے لئے احرام باندھنا اور لبیک کہنے لگے تو جسم کانپنے لگا۔لبیک کہنے کی ہمت نہ رہی فرمایا۔مجھے خوف آرہا ہے کہ میں لبیک تو کہوں تو کہیں یہ جواب نہ آجائے ''لا لبیک'' تیری حاضری قبول نہیں، بڑی مشکل سے لبیک کہا تو ان پر غشی طاری ہوگئی اس طرح لرزتے کانپتے انھوں نے فریضہ حج ادا کیا، وضو کرتے تو رنگ زرد ہوجاتا، نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو جسم پر لرزہ طاری ہوجاتا، پوچھنے والے نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا۔''

''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں اور کس سے مناجات کرتا ہوں۔'' ایک بار تو ایسا بھی ہوا کہ گھر میں آگ بھڑک اٹھی آپؒ نماز پڑھتے رہے نماز سے فارغ ہوئے تو آپ سے کہا گیا: کہ اس پر پریشانی میں نماز ختم کر دیتے، فرمایا: آخرت کی آگ نے دنیا کی آگ سے غافل کر دیا تھا۔''

(السیر: ۴ / ۳۸۶ الی ۴۰۰، التھذیب: ۷ / ۳۰۴ الی ۳۰۷ بحوالہ فلاح کی راہیں: ۴۳۔۴۷)

ابراہیم بن یزیدؒ:

''ابراہیم بن یزید التیمیؒ جب نماز پڑھتے تو سجدہ کی حالت میں چڑیاں پیٹھ پر بیٹھ کر اڑ اڑ کے بیٹھتی تھیں اور چونچیں مارتی تھیں۔'' (سیر الصحابہ: ۷ / ۱۷)]

پروفیسرڈاکٹر عبیدالرحمٰن محسن حفظہ اللہ کے تاثرات

مجھے سردست کچھ مؤلف کے بارے گزارشات پیش کرنی ہیں۔میں فضیلۃ الشیخ ابن بشیر حفظہ اللہ سے ذاتی طور پر ایک عرصہ سے واقف ہوں۔خدمت دین، تحقیق وتصنیف، دعوت وتبلیغ تعلیم وتدریس کے حوالے سے جذبات کا ایک تلاطم ہے جو ان کی شخصیت میں سمو دیا گیا ہے۔آسماں کی بلندیوں کو چھوتے عزائم، سمندر کی وسعتوں اور گہرائیوں سے بھی کچھ آگے بڑھتے ہوئے احساسات، شبانہ روز انتھک محنت اور ہمالیہ سے محو کلام جرأت وہمت یہ ہیں الشیخ ابن بشیر الحسینوی، جیسے انہیں میں نے محسوس کیا ہے!!۔

دارالحدیث راجووال کے مکتبہ میں مسلسل کئی گھنٹے بیٹھے رہتے، کتابوں کے ڈھیر میں گم سم، ان کے ذوق مطالعہ کے پیش نظر میں نے مکتبہ کی چابی انہی کو دے رکھی تھی۔ مطالعہ میں استغراق وانہماک کے باجود دنیا کے جدید حالات اور تقاضوں سے بھی آگاہ اور باخبر، انٹرنیٹ پر مسلسل نہ صرف اکثر محدثین سے رابطے میں رہتے ہیں، بلکہ آن لائن تدریسی مصروفیات بھی رکھتے ہیں۔

بالخصوص تدریس حدیث کے اسلوب ومنہاج میں ہمارے عربی، ہمارے محسن ہمارے شیخ مکرّم، محدث العصر، فضیلۃ الشیخ حافظ محمد شریف حفظہ اللہ اُستاذ الحدیث وپیش مرکز التربیۃ الإسلامیۃ فیصل آباد سے بھی بہت متاثر ہیں۔ منہج الدراسۃ المقارنۃ یعنی ایک ایک حدیث کو اصل مصادر سے پڑھنا، ان کے طرق و اسانید کو دیکھنا، الفاظ وکلمات اور تعبیرات کا مطالعہ کرنا، متعلقہ شروح الحدیث کی گہرائی میں جانا اور پھر ان سے احکام ومسائل کا استنباط کرنا اور فقہ الحدیث میں مہارت حاصل کرنا۔

یقیناً اس منہج تدریس کی بدولت ہماری مادر علمی ''مرکز التربیۃ الإسلامیۃ'' سے علماء کی ایک کھیپ تیار ہوئی جو اس وقت متعدد دینی مدارس اور تحقیقی اداروں میں دقیع خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ہمارے ممدوح، فاضل دوست ابن بشیر صاحب اس منہج تدریس کا دینی مدارس میں احیاء کرنا چاہتے ہیں۔

اسی طرح تحقیق وتصنیف کے حوالے سے بھی موصوف بڑے اچھے جذبات رکھتے ہیں۔ ایسے خوبصورت جذبات کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ہمارے فاضل بھائی نے گزشتہ سال [۱۴، اگست ۲۰۱۴ء] شہر قصور میں جامعہ امام احمد بن حنبل کی بنیاد رکھی، میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس فاضل بھائی کے عظیم الشان منصوبہ جات کی تکمیل فرمائے، ان کیلئے مطلوبہ افراد و وسائل اپنے غیبی خزانوں سے مہیا فرمائے۔ شفاعت حقہ کے طور پر ہر قاری سے بالعموم اور شہر قصور کے احباب سے بالخصوص میری درخواست ہے کہ خیر کے ان کاموں میں موصوف کے دست وبازو بنیں تاکہ یہ کھل کر کام کرسکیں۔ وصل اللہ وسلم و بارك على النبي الكريم وعلى آله وصحبه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين

كتبه الفقير إلى الله ابوسعد عبیدالرحمٰن محسن بن شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف مہتمم دارالحدیث الجامعۃ الکمالیۃ راجووال۔ ضلع اوکاڑہ 1436ھ 15-04-2015

(نصیحتیں میرے اسلاف کی: ۳۸/۱-۳۹)

ابن حنبل آن لائن یونیورسٹی

2011ء میں اس کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کے تحت مختلف ممالک سے سینکڑوں مردوخواتین فائدہ اٹھا چکے ہیں الحمدللہ۔ اور 2016ء میں درج ذیل آن لائن کورسز کروائے گئے۔

۱: دورہ علوم حدیث ۲: دورہ عقیدہ کے اصول وضوابط ۳: دورہ نحو

۴: دورہ دفاع صحابہ ۵: دورہ دفاع حدیث

جنوری 2017ء سے دورہ تفسیر القرآن، دورہ بلوغ المرام اور دورہ سنن الترمذی جاری ہیں اور بعض ہمارے دورہ جات کا دیگر زبانوں میں ترجمہ بھی کیا جاتا ہے۔ اب ایک ہزار سے زیادہ مردوخواتین پاکستان اور دیگر ممالک سے ہمارے ان دورہ جات سے گھر بیٹھے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ الحمدللہ

مقاصد: قرآن وحدیث کی تعلیمات کو پوری دنیا میں عام کرنا۔ جہالت کے خاتمے کے لیے ٹیکنالوجی کی دنیا میں ایک کاوش

کلاس روم: ابن حنبل ٹیلی گرام چینل۔ ihalu وٹس اپ: 0092 3024056187

آئیں آپ بھی گھر بیٹھے ابن حنبل آن لائن یونیورسٹی سے فائدہ اٹھائیں۔ آن لائن کلاسز کے لیے مستند علماء کرام کی ٹیم دستیاب ہے۔ آپ دینی علوم کی کوئی بھی کتاب گھر بیٹھے پڑھ سکتے ہیں۔

آپ کی دعاؤں کا محتاج: محمد ابراہیم بن بشیر الحسینوی مدیر ابن حنبل آن لائن یونیورسٹی

رابطہ: سکائپ۔ ibrahim.alhusainwy

وٹس اپ۔ 00923024056187

ای میل۔ ialhusainwy@gmail.com

فیس بک: kalmahaqq@gmail.com

ویب سائٹس: www.salafi.com

www.salafiri.org
www.forum.salafiri.com
mtaipk.blogspot.com
www.salafiri.bigcartel.com

THE MOST TRUSTED EDUCATIONAL INSTITUTION IN DISTRICT KASUR.

پاکستان ماڈل ہائی سکول کھڈیاں

شاندار رزلٹ میٹرک 2016

لاہور بورڈ اور پنجاب بھر کے تمام بورڈز میں

پہلی پوزیشن

محمد صابر علی

رول نمبر 286531

1034

10 سالوں میں لاہور بورڈ میں 10 پوزیشنز حاصل کرنے والا ضلع قصور کا واحد تعلیمی ادارہ

طفیل سرور بلوچ پرنسپل

پاکستان ماڈل ہائی سکول

0333-4923001 / 0333-4920501

جامعہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ میں

شعبہ حفظ القرآن اور درس نظامی میں

داخلہ جاری ہے

بمقام

زمزم فارمیسی اینڈ کیمیکل سٹور

مین شہباز خاں روڈ میلاد گیٹ قصور

شرافت علی رستم 0303 9099199

Salafi RESEARCH INSTITUTE

ہماری مطبوعہ کتب

حج و عمرہ سروسز

پیغام حرم ٹریولز اینڈ ٹورز

مولانا ماسٹر محمد اسحاق (ناظم)

عبدالرحیم الشمسان

0307 0114104

مین کھارا روڈ قصور

ملتانی صابن

ہمارے ہاں ملتان کا گارنٹی شدہ، صابن دستیاب ہے۔

حسین خانوالا ہٹھاڑ

پروپرائٹر فیضان احمد 0304 4454750

نیز قصور تا کراچی

کسی بھی شہر میں سامان پہنچانے کے لیے کرائے پر ڈالہ حاصل کریں

محمد صدیق 0307 8007030

الانصار انٹرنیشنل سکول قصور کیمپس

Al-Ansaar Schools

حفاظ کرام 2016ء

حافظ عبداللہ وقار Hafiz Abdullah Waqar

حافظ احمد منیر Hafiz Ahmed Munir

حافظ سلمان سعود Hafiz Salman Saud

حافظ حسنات آصف Hafiz Hasnaat Asif

حافظ احمد ثناء اللہ Hafiz Ahmed Sana Ullah

حافظ عثمان ضوریز Hafiz Usman Zuraiz

حافظ حمزہ اشفاق Hafiz Hamza Ashfaq

حافظ عبدالرحمٰن یونس Hafiz Abdul Rehman Younas

Email: info@aais.com.pk
Ph: 049-2727827

Chowk Noor Mahal Lahore Road Kasur

Ch Azman Spray Center

چوہدری ازمان سپرے سنٹر

یہاں پر ہر قسم کی زرعی ادویات اور ہائبرڈ بیج دستیاب ہے

حافظ محمد اعظم 0300 5658600

طارق محمود 0302 7577090

گاؤں چھبر ہٹھاڑ تحصیل چونیاں (قصور)

لاہور بیٹری سروس

موٹر سائیکل، کار، UPS کی نئی بیٹری ہر کمپنی میں دستیاب ہے اور آٹو پارٹس دستیاب ہے، نیز موٹر سائیکل، کار، رکشا کی وائیرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے

0301 6809927

کچہری روڈ پل گڑھی قصور

ایم رفیق جیولرز

سونے چاندی کے خالص اور جدید زیورات کا بہترین مرکز

خلیل الرحمٰن 0306-4194410 0308-4047174

ناصر اقبال 0301-6803663 0316-4979791

مین بازار کوٹ عثمان خاں قصور

Dezine By: Jamil Bashir 0304-7191576